جانِ ایمان

حضرت مولانا الحاج عبد المصطفے صاحب صدیقی حشمتی

نمبر شمار	عنــــــــاویــــــن	صفحات

ھدیہ تشکر

خدائے قادر وکریم جل جلالہ کی بارگاہ اقدس میں ہدیہ تشکر پیش کرتا ہوں کہ اس نے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں اس کتاب کے ذریعہ بہت سے لوگوں کو حق و ہدایت کی منزل اور اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا عشق عطا فرمایا اور پھر مشکور ہوں جناب سیٹھ الحاج محمد عزیز صاحب نظامی بستوی کا جنھوں نے مدینہ طیبہ میں اس کتاب کی اشاعت کا وعدہ فرمایا اور پہلا ایڈیشن اپنی طرف سے چھپوا کر تقسیم کیا ساتھ ہی ساتھ خراج تشکر پیش ہے حضرت علامہ مولانا سید عبدالجلیل صاحب رضوی خطیب وامام مسجد عبدالسلام ممبئی کی خدمت میں جنکی تحریک پر نیاز حسین کمیٹی ممبئی کے زندہ دل، حوصلہ مند ارکان نے تیسرا ایڈیشن چھپوا کر تقسیم کیا ''جان ایمان'' کی ضرورت و اہمیت اور مقبولیت کے پیش نظر جدید فوٹو آفسیٹ کی طباعت کے ساتھ کئی ایڈیشنوں نے بھی کافی پذیرائی حاصل کی اور اب یہ گیارہواں ایڈیشن حاضر خدمت ہو رہا ہے ناظرین سے دعاؤں کی درخواست ہے۔

خادم دین متین
عبدالمصطفیٰ صدیقی حشمتی ردولی شریف

9415142179

انتساب

مرشد برحق ،مظہر اعلیٰحضرت ،امام المناظرین ،غیظ المنافقین ،سلطان الواعظین ،رئیس المتکلمین ،حضور شیر بیشہ اہل سنت حضرت علامہ مفتی الشاہ الحاج حافظ وقاری محمد حشمت علی خاں قادری ،برکاتی ،رضوی ،مجددی جنھوں نے درد دل اور سوز جگر کے ساتھ آقائے کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتوں کا پرچم لہرایا۔

اور کلک رضا و نیزۂ رضا بن کر مجاہدانہ کردار و عمل کے ذریعہ ایوان وہابیت اور قصر نجدیت میں زلزلہ پیدا فرمادیا اور کروروں مسلمانوں کے قلوب کو محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے نقوش سے درخشندہ وتابندہ بنادیا جنکو سرکار امام اہل سنت حضور سیدی اعلیٰحضرت مجدد دین وملت فاضل بریلوی قدس سرہ نے ولد مرافق ،غیظ المنافقین ،ابوالفتح اور روحانی بیٹا قرار دیا۔

انھیں کی بارگاہ اقدس میں یہ چند سطریں نذر کررہا ہوں

گر قبول افتد زہے عز و شرف

گدائے حشمتی

عبدالمصطفےٰ صدیقی ،حشمتی

خادم دارالعلوم مخدومیہ
ردولی شریف ضلع فیض آباد یوپی
فون نمبر۔ ۲۳۴۱۶۹۔۔۰۵۲۴۱

سلسلہ مطبوعات

نام	کتاب جان ایمان صلی اللہ علیہ وسلم
تصنیف	مناظر اہل سنت حضرت علامہ مولانا الحاج عبد المصطفیٰ صاحب صدیقی حشمتی (پر اشریف سعد اللہ نگر گونڈہ)
پروف ریڈنگ	حضرت مولانا عطا محمد صاحب مصباحی استاذ الجامعہ الغوثیہ اترولہ بلرام پور
ناشر	انجمن گلشن حق طلبائے دار العلوم مخدومیہ ردولی شریف فیض آباد
زیر نگرانی	رضا اسلامک مشن انڈیا اترولہ بلرام پور
صفحات	۵۴/----------------------------
ہدیہ	۲۵ روپے----------------------------
اڈیشن	گیارھواں
تعداد	۱۱۰۰
کتابت	صدف کمپوزنگ سنٹر منکاپور روڈ اترولہ

ملنے کے پتے

(۱) انجمن گلشن حق ردولی شریف ۲۲۵۴۱۱ ضلع فیض آباد یوپی

(۲) کتب خانہ مخدومیہ درگاہ شریف روڈ ردولی شریف ضلع فیض آباد یوپی

(۳) اجمیری بکڈپو سمکر روڈ ناگپاڑہ ممبئی ۸/

(۴) مکتبہ حشمتیہ پر اشریف بنگوا بازار ضلع گونڈہ یوپی

(۵) نورانی بک ایجنسی نزد غوثیہ اترولہ بلرام پور

(۶) حشمتی بکڈپو سعد اللہ نگر ضلع گونڈہ یوپی

(۷) کتب خانہ امجدیہ مدھوبن روڈ گھوسی ضلع مؤ

تقریظ

جامع معقول و منقول حضرت علامہ مفتی شبیر حسن صاحب قبلہ رضوی مفتی و شیخ الحدیث الجامعۃ الاسلامیۃ روناھی فیض آباد

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اما بعد! پیش نظر کتاب ''جان ایمان'' محب محترم حضرت علامہ عبد المصطفےٰ صاحب صدیقی حشمتی زید مجدہ صدر المدرسین دار العلوم مخدومیہ ردولی شریف بارہ بنکی کی تالیف و ترتیب ہے مولانا موصوف کی ذات محتاج تعارف نہیں فقیر نے کتاب کے کچھ حصوں کا مطالعہ کیا کتاب عشق و محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لبریز ہے اور اس کے نام ہی سے محبت رسول نمایاں ہے کتاب میں اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر اور ان کے ادب و احترام اور ان کے دشمنوں سے عداوت و نفرت کا درس دلائل و شواہد کے ساتھ مولانا موصوف نے قوم کو دیا ہے عشق و محبت رسول ہی ایمان، اصل ایمان، جان ایمان ہے رسول گرامی وقار صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

''لا یومن احدکم حتیٰ اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین'' (رواہ البخاری) اور ان کے دشمنوں سے نفرت محبت رسول کے لوازمات و شرائط سے ہے کہ ملزوم و مشروط کا وجود بغیر لازم و شرط کے ناممکن و متعذر رہے کتاب کا غور و فکر سے مطالہ کیا جائے اور اپنے قلب و جگر، جسم و جان کو محبت رسول سے مزین و منور کیا جائے فقیر کی دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ مولانا موصوف کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور کتاب کو مقبول خواص و عوام و انام بنائے اور جان ایمان کا سبب و ذریعہ بنائے اور حضرت مولانا المحترم زید مجدہ کو ایسی خدمات دینیہ کی مزید توفیق رفیق عطا فرمائے۔ آمین

بجاہ حبیبہ الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

شبیر حسن رضوی

خادم الجامعۃ الاسلامیۃ روناہی ضلع فیض آباد یوپی الہند

جان ایمان

صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ
ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتا تا ہے انھیں
ایمان یہ کہتا ہے مری جان ہیں یہ

حضور اعلحضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز

مظہر اعلحضرت کا پیغام مسلمانان عالم کے نام

پیارے حبیب کو پکار پیارے نبی کا نام لے
دامن مصطفےٰ میں آ پائے رسول. تھام لے
صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لک الحمد یا اللہ و الصلوۃ و السلام علیک یا رسول اللہ علیک الصلوۃ و السلام

دوزخی ہے بغیر حب رسول عمر بھر اتقاء کرے کوئی

برادران اسلام! دین اسلام نے ہمیں تعظیم وادب اور محبت کی تعلیم دی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وتعزروہ وتوقروہ و تسبحوہ بکرۃ و اصیلا

میرے رسول کی تعظیم وتوقیر کرو اور صبح وشام اللہ کی پا کی بولو۔

سبحان اللہ! پروردگار عالم جل مجدہ اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے بعد بہت ضروری اور اہم کام پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرنا ہے اس کے بعد دیگر اعمال ہیں تعظیم مصطفےٰ کے بغیر کوئی عمل بھی مقبول نہیں اجماع ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والا کافر ہے اور اس پر عذاب الٰہی کی وعید جاری ہے اور جو اس کے کافر ومشرک ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے چنانچہ قرآن مقدس میں خالق کائنات جل مجدہ اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان وعظمت بیان فرماتا ہے چند آیات پیش ہیں وہ ملاحظہ فرمائیں اور ایمان کو تابناک بنائیں مسلمانو! آپ کا رب تعالیٰ آپ کو حکم فرماتا ہے۔

یایھا الذین اٰمنوا لا تقولوا راعنا وقولوا انظرنا واسمعوا وللکفرین عذاب الیم

اے ایمان والو راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر کریں اور پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کیلئے دردناک عذاب ہے (کنزالایمان)

شان نزول

جب حضور اقدس صلی اللہ وعلیہ وسلم صحابہ کو کچھ تعلیم و تلقین فرماتے تو وہ کبھی کبھی درمیان میں میں عرض کرتے "راعنا یا رسول اللہ" اس کے معنی یہ کررہے تھے کہ یارسول اللہ ہمارے حال کی رعایت فرمایئے یعنی کلام اقدس کو کچھ اچھی طرح سمجھ لینے کا موقعہ دیجئے یہود کی لغت میں یہ کلمہ سوءادب کے معنی رکھتا تھا انھوں نے اس نیت سے کہنا شروع کیا حضرت سعد ابن معاذ یہود کی اصطلاح اور انکی بولیوں سے واقف تھے آپ نے ایک روز یہ کلمہ انکی زبان سے سن کر فرمایا دشمنان خدا تم پر اللہ کی لعنت۔ اگر میں نے اب کسی کی زبان سے یہ کلمہ سنا تو اس کی گردن ماردوں گا یہود نے کہا کہ ہم پر تو آپ برہم ہوتے ہیں مسلمان بھی تو یہی کہتے ہیں اس پر آپ رنجیدہ ہوکر خدمت اقدس میں حاضر ہی ہوئے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی جس میں "راعنا" کی ممانعت فرمادی گئی اور اس معنی کا دوسرا لفظ "انظرنا" کہنے کا حکم ہوا۔ (خزائن العرفان) معہ اضافہ

محبوب رب العالمین کی بارگاہ میں آواز بلند نہ کرو

مسلمانو! آپ کا رب آپ سے فرماتا ہے

یایھا الذین اٰمنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی و لا تجھروا له بالقول کجھر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم و انتم لا تشعرون

اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور انکے حضور میں بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہوجائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو

شان نزول

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ آیت ثابت بن قیس بن شماس کے حق میں نازل ہوئی ہے ثقل سماعت تھا اور آواز ان کی اونچی تھی بات کرنے میں آواز بلند ہو جایا کرتی تھی جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت ثابت اپنے گھر بیٹھے رہے اور کہنے لگے میں اہل نار سے ہوں حضور نے حضرت سعد سے ان کا حال دریافت فرمایا انھوں نے عرض کیا وہ میرے پڑوسی ہیں اور میرے علم میں انھیں کوئی بیماری تو نہیں ہوئی پھر اکر حضرت ثابت سے اس کا ذکر کیا تو ثابت نے کہا یہ آیت نازل ہوئی اور تم جانتے کہ میں تم سے زیادہ بلند آواز ہوں تو میں جہنمی ہو گیا حضرت سعد نے خدمت اقدس میں یہ حال عرض کیا تو حضور نے فرمایا وہ اہل جنت سے ہیں (خزائن العرفان)

نبی کا ادب کرنیوالوں کیلئے مغفرت اور اجر عظیم ہے

ان الذین یغضون اصواتھم عند رسول اللہ اولئک الذین امتحن اللہ قلوبھم للتقویٰ لھم مغفرۃ و اجر عظیم

بیشک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول کے پاس وہ ہیں جنکا دل اللہ نے پرہیز گاری کیلئے پرکھ لیا ہے انکے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے

شان نزول

یایھا الذین اٰمنوا لا ترفعوا کے نازل ہونے کے بعد حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما اور بعض اور صحابہ نے بہت احتیاط لازم

کرلی اور حضور اقدس میں بہت ہی پست آواز سے عرض و معروض کرتے انھیں حضرات کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ادب میں کمی کرنے والے بیوقوف ہیں

ان الذین ینادونک من وراء الحجرات اکثرھم لا یعقلون ولو انھم صبروا حتیٰ تخرج الیھم لکان خیرا لھم واللہ غفور رحیم (پارہ ۲۶)

بیشک وہ جو تمہیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں اکثر بے عقل ہیں اور اگر وہ صبر کرتے یہانتک کہ تم (آپ) انکے پاس تشریف لاتے تو یہ انکے لئے بہتر تھا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (کنز الایمان)

شان نزول

یہ آیت وفد بنی تمیم کے حق میں نازل ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دوپہر کے وقت پہنچے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما رہے تھے لوگوں نے حجروں کے باہر سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارنا شروع کیا حضور تشریف لے آئے ان لوگوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اجلال شان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان فرمایا گیا کہ بارگاہ اقدس میں اس طرح پکارنا جہل اور بے عقلی ہے اوران لوگوں کو ادب کی تلقین کی گئی۔ (خزائن العرفان)

بے ادبی کرنے والے کی اصل میں خطا ہوتی ہے

عتل م بعد ذالک زنیم (پارہ ۲۹)

اس پرطرہ یہ کہ اس کی اصل میں خطا ہے (کنز الایمان)

شان محبوبیت

جب یہ آیت نازل ہوئی تو ولید بن مغیرہ نے اپنی ماں سے کہا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے حق میں دس باتیں فرمائی ہیں نو (برائیوں) کو میں جانتا ہوں کہ مجھ میں موجود ہیں لیکن دسویں بات اصل میں خطا ہونے کی اس کا حال معلوم نہیں یا تو سچ سچ بتادے ورنہ میں تیری گردن ماردوں گا اس پر اس کی ماں نے کہا کہ تیرا باپ نامرد تھا مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ مرجائیگا تو اس کا مال غیر لے لیں گے تو میں نے ایک چرواہے کو بلایا تو اس سے ہے۔

فائدہ ولید نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایک جھوٹا کلمہ کہا تھا ''مجنون'' اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے دس واقعی عیب ظاہر فرمادیئے اس سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت اور شان محبوبیت معلوم ہوئی۔

(خزائن العرفان)

گستاخ نبی کی تھوتھنی داغ دی جائے گی

سنسمہ علی الخرطوم — قریب ہے کہ ہم اسکی سور کی سی تھوتھنی پر داغ دیں گے۔ (پارہ ۲۹/۵) (کنزالایمان)

تشریح

یعنی اس کا چہرہ بگاڑ دیں گے اور اسکی بد باطنی کی عداوت اس کے چہرے پر نمودار کردیں گے تا کہ اس کے لئے سبب عار ہو آخرت میں تو یہ سب کچھ ہوگا ہی

مگر دنیا میں بھی یہ خبر پوری طرح ہو کر رہی اور اس کی ناک دغیلی ہو گئی کہتے ہیں کہ بدر میں اس کی ناک کٹ گئی۔ (خزائن العرفان)

خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

کافروں نے بکا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے رب نے چھوڑ دیا ہے جس پر سورہ والضحی شریف نازل ہوئی۔

والضحیٰ واللیل اذا سجیٰ ما ودعک ربک و ما قلیٰ وللآخرۃ خیر لک من الاولیٰ و لسوف یعطیک ربک فترضیٰ (پارہ/۳۰)

اے پیارے تمہارے روئے درخشاں کی قسم تمہاری زلف مشکیں کی قسم نہ تمہیں تمہارے رب نے چھوڑا نہ بیزار ہوا اور بیشک پچھلی تمہارے لئے پہلی سے بہتر ہے اور بیشک قریب ہے تمہارا رب تمہیں اتنا دیگا کہ تم راضی ہو جاؤ گے (ترجمہ رضویہ)

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ

یٰایھا النبی انا ارسلنک شاھدا و مبشرا و نذیرا و داعیا الی اللہ باذنہ و سراجا منیرا (پارہ/۲۶)

اے غیب کی خبریں بتانے والے نبی بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشخبری دیتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب (کنز الایمان)

انسا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ

قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی (پارہ/۱۶)

تم فرماؤ کہ ظاہری صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں مجھے وحی آتی ہے (کنز الایمان)

تفسیر

حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر بشری اعراض و امراض طاری ہوتے ہیں اور صورت خاصہ میں کوئی بھی آپ کے ساتھ شامل نہیں یا کوئی بھی آپ کا مثل نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حسن و صورت میں بھی سب سے اعلیٰ و بالا کیا اور حقیقت و روح و باطن کے اعتبار سے تو تمام انبیاء اوصاف بشر سے اعلیٰ ہیں جیسا کہ شفاء قاضی عیاض میں ہے اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''شرح مشکوٰۃ'' میں فرمایا کہ ''انبیاء علیہم السلام کے اجسام و ظواہر کو حد بشریت پر چھوڑ گئے ہیں اور ان کے ارواح و بواطن بشریت سے بالا اور ملأ اعلیٰ سے متعلق ہیں'' شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے سورہ والضحیٰ کی تفسیر میں فرمایا کہ ''آپ کی بشریت کا وجود اصلا نہ رہے اور غلبہ انوار حق آپ پر علی الدوام حاصل ہو'' بہر حال آپ کی ذات و کمالات میں آپ کا کوئی مثل نہیں اس آیت کریمہ میں آپ کو ظاہری صورت بشریۃ کے بیان کا اظہار و تواضع کے لئے حکم کیا گیا۔

(خزائن العرفان و مدارج النبوۃ)

قرآن تو ایمان بتاتا ہے انھیں

فلا وربک لا یؤمنون حتیٰ یحکموک فی ما شجر بینھم (پارہ ۵/)

تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہونگے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں (کنزالایمان)

ایمان یہ کہتا ہے مری جان ہیں یہ

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ جس نے رسول کا حکم مانا اس نے اللہ کا حکم مانا
(پارہ ۵/۵) (کنزالایمان)

شان نزول

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی طاعت کی اور جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی اس پر آج کل گستاخ، بددینوں کی طرح اس زمانے کے بعض منافقوں نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ چاہتے ہیں کہ ہم انھیں رب مان لیں جیسا کہ نصاریٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو رب مانا اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کے اوپر یہ آیت نازل فرما کر اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کی تصدیق فرمادی کہ بیشک رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔ (خزائن العرفان)

شان محبوبیت

اللہ اللہ! راعنا کہنے میں توہین کا شائبہ تھا اللہ تعالیٰ کو گوارا نہ ہوا کہ میرے محبوب کو کسی ایسے لفظ سے یاد کیا جائے جس میں کوئی توہین کا پہلو نکلے قول میں، فعل میں عمل میں کوئی سبقت کرے یہ بھی پسند نہیں دربار نبی میں آواز بلند ہو جائے یہ بھی گوارا نہیں قربانیاں نبی سے پہلے کی گئی تھیں روزہ نبی سے پہلے رکھا گیا تھا مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا سے آگے نہ بڑھو گویا کہ خدا سے آگے بڑھنا نبی سے آگے بڑھنا ہے صاف صاف فرما دیا خبردار! خبردار! ادب و احتیاط کا دامن نہ چھوٹے

ورنہ نمازیں، روزے، حج، زکوۃ اور سارے اعمال اکارت کردیئے جائیں گے اور تمہیں پتہ بھی نہ چلے گا۔

جو لوگ ادب و احترام کرتے ہیں انھیں آخرت اور اجر عظیم کا مژدہ جانفزاء سنایا جارہا ہے اور جو لوگ حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں انھیں گنوار اور بیوقوف کہا گیا اور انھیں ادب و احترام سکھاتے ہوئے فرمایا جارہا ہیکہ جب محبوب باہر تشریف لائیں تو عرض و معروض کرنا اور جس نے بارگاہ اقدس میں مجنون کا لفظ بکا اسے ذلیل و رسوا کیا جارہا ہے اس کے دس عیوب ظاہر فرمائے گئے حتیٰ کی واضح طور پر بیان کردیا گیا کہ اس کی اصل میں خطا (حرامی) ہے اور ہم اس کی تھوتھنی داغ دیں گے، چہرہ بگاڑ دیں گے اور محبوب تمہارا رب تم پر حد درجہ مہربان ہے عنقریب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر باو نرسیدی تمام بولہبی است

صاف، صاف فرمادیا محبوب ہم نے تمہیں شاہد، مبشر، نذیر، داعی اور سراج منیر بنایا ہے بشر ہو مگر ایسے بشر کہ کوئی بشر تمہاری طرح نہیں ہوسکتا ہے تمہارے پاس تو وحی آتی ہے جو تمہیں حاکم نہ مانے وہ مومن ہو ہی نہیں سکتا جو تمہاری اطاعت کرے گا تو گویا کہ اس نے اللہ کی اطاعت کی تمہاری اطاعت اللہ ہی کی اطاعت ہے۔

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محبّ میں نہیں میرا تیرا

باادب بانصیب

انبیاء کی تعظیم وتوقیر اور انکی بارگاہ میں کلمات ادب عرض کرنا فرض ہے ان کی بارگاہ میں بے ادبی کفر ہے اعمال اکارت ہو جاتے ہیں اور جس کلمہ میں ترک ادب کا شبہ ہو وہ زبان پر لانا ممنوع ہے دربار انبیاء میں آدمی کو ادب کے اعلیٰ مراتب کا لحاظ ضروری ہے نبوت ورسالت کا مقام بہت ہی نازک مقام ہے۔

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید اینجا

انبیاء کرام علیہم السلام کی بارگاہ میں کوئی ایسی تعبیر روانہیں جو انکے مقام رفیع کے شایان شان نہ ہو چہ جائیکہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم۔ مگر وہابی، دیوبندی مولویوں کا قلم حریم تاجدار نبوت ورسالت کے دربار میں بھی ادب ناآشنا وگستاخ رہتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

اشرفعلی تھانوی

آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہیں یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید وعمر وبکر (نتھو، بدھو) وہر صبی (بچہ) ومجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات، بہائم (کتے، سور، گھوڑا، گدھا) کو حاصل ہے (حفظ الایمان صفحہ/۸ مصنفہ اشرفعلی تھانوی)

خلیل احمد انبیٹھوی

الحاصل غور کرنا چاہیئے کہ شیطان وملک الموت کا حال دیکھکر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ (قرآن وحدیث) کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان وملک الموت کو یہ وسعت (علم کا زیادہ ہونا) نص (قرآن وحدیث) سے ثابت ہونا فخر عالم کو وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے۔ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔

(براہین قاطعہ صفحہ/۵۱)

اسماعیل دہلوی

(۱) جس کا نام محمد یا علی وہ کسی چیز کا مالک ومختار نہیں (تقویۃ الایمان مطبوعہ ندوہ/۸۹)

(۲) ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے (ایضا/۴۱)

(۳) انبیاء اور اولیاء اس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں (ایضا/۱۱۹)

رسول ہاشمی کا کلمہ پڑھنے والو غور کرو!

تھانوی نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان رفیع میں صریح گستاخی کرتے ہوئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے جیسا علم نتھو، بدھو، بچے، پاگل اور جانوروں نیز چوپایوں کے لئے حاصل ہونا کہا ہے اور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کو ہر بچے ہر پاگل بلکہ ہر جانور ہر چوپائے کے مثل ٹھہرایا انبیٹھوی نے ابلیس اور ملک الموت کیلئے بہت زیادہ علم مانا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے

بہت زیادہ علم ماننے کو شرک ٹھہرایا یعنی جو شیطان و ملک الموت کیلئے زیادہ علم مانے وہ مسلمان ہے اور اس کا یہ عقیدہ قرآن اور حدیث کے مطابق ہے مگر جو شخص عالم ما کان و ما یکون سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے زیادہ علم مانے وہ کافر و مشرک ہے اسماعیل دہلوی نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے اختیار کا انکار کیا تو کیا ہی ہے ساتھ ہی ساتھ ایسے انداز سے اختیار کا انکار کیا کہ جیسے کوئی چھوٹے شخص کا نام لیتا ہے یعنی جن کا کے بجائے جس کا اور نام سے پہلے اور بعد میں تعظیم و توقیر کا کوئی لفظ نہیں لکھا۔

دوسری عبارت میں بڑی مخلوق کہہ کر انبیاء و مرسلین کو چمار سے زیادہ ذلیل لکھا۔ تیسری جگہ انبیاء اور اولیاء کو خدا کی شان کے آگے ذرہ ناچیز سے کمتر لکھا۔

(معاذ اللہ)

فیصلہ کریں

ہوسکتا ہے کہ لغت وہابیہ میں یہ عبارتیں توہین آمیز نہ ہوں مگر اس کا فیصلہ اس طور سے بھی ہوسکتا ہے کہ یہی عبارتیں وہابی ملاؤں کے بارے میں استعمال کی جائیں تو ان کا یا انکے کسی مداح کو ان سے ناگواری تو نہیں ہوگی مثلاً اگر یہ لکھا جائے کہ

(۱) اشرفعلی کے چہرے کی کیا خصوصیت ایسی تھوتھنی تو سور کی بھی ہے جیسے ان کے چہرے پر آنکھیں، ناک، زبان، ہونٹ اور دانت ہیں ایسے ہی کتے کے بھی ہیں اور اشرفعلی تھانوی، خلیل احمد انبیٹھوی، اسماعیل دہلوی تو اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل اور ذرہ ناچیز، نالی کے کیڑے سے زیادہ بدبودار اور کمتر ہیں وغیرہ وغیرہ

تو میرا خیال ہے کہ کوئی وہابی عقید تمند کو برداشت نہیں کر سکے گا اور پوری برادری میں کہرام مچ جائیگا اور ہر جگہ طوفان سا برپا ہو جائیگا اگر یہ الفاظ دیوبندی، وہابی مولویوں کے شایان شان نہیں بلکہ یہ تنقیص اور سوء ادب ہے تو انصاف فرمائیے کہ کیا ایسے الفاظ محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں زیبا اور شائستہ ہیں۔

دعوت حق

حدیث شریف میں ہے کہ کیا فاجر کو برا کہنے سے پرہیز کرتے ہو فرمایا اس کی توہین کروتا کہ لوگ اس کو پہچان جائیں اور جو خصلت اس میں ہے اس کو بیان کروتا کہ لوگ اس سے بچیں (طبرانی)

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو خداوند قدوس غضب ناک ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے عرش ہل جاتا ہے (مشکوٰۃ)

فقہاء فرماتے ہیں تین آدمیوں کی برائی کرنا غیبت نہیں اول امام ظالم دوم بدعتی (بدعقیدہ) سوم فاسق معلن (احیاء العلوم)

یاد رکھئے کہ عقیدہ کا فسق عمل کے فسق سے زیادہ برا ہے جو شخص عمل کے فسق میں مبتلاء ہو اس کی برائیوں کے اظہار کا حکم ہے لہذا جو شخص بدعقیدگی میں مبتلاء ہو اس کی گمراہی کو لوگوں پر ظاہر کرنا نسبتاً زیادہ ضروری ہوگا کہ لوگ اس کی اقتداء نہ کریں اور اس کو اپنا پیشوا بنا کر اس کے ہم خیال اور ہم عقیدہ نہ ہو جائیں ملاۓ

دیوبند کی بدعقیدگی ظاہر و باہر ہے ان مولویوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کی تنقیص کی ہے بزرگان دین کا مذاق اڑایا ہے۔

برے کو برا کہنا ضروری ہے ورنہ قبر لعنتوں سے بھر جائے گی

کچھ لوگ بڑی سادگی سے کہتے ہیں کہ ہمیں کیا ضرورت ہے کہ ہم خواہ مخواہ بد مذہبوں کو برا کہیں ان کا رد کر کے انھیں برا بتائیں وہ اپنی قبر میں جائیں گے ہم اپنی قبر میں جائیں گے یہ صحیح ہے کہ کہ ہر شخص اپنی قبر میں جائے گا مگر جو شخص بد مذہبوں، بد دینوں پر قصدا رد و ابطال نہ کریگا اور مسلمانوں کو ان کے کفریات و ضلالت میں مبتلاء دیکھکر بھی خوش رہے گا تو خود اس کی قبر لعنتوں سے بھر دی جائے گی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب فتنے ظاہر ہوں یا (یہ فرمایا کہ بدمذہبیاں پھیلیں) اور میرے اصحاب کو برا کہا جائے تو عالم پر فرض ہے کہ اپنا علم ظاہر کرے (یعنی بدمذہبیوں کا رد کرے) اور جو عالم اپنا علم ظاہر نہ کرے اس پر اللہ کی لعنت اور فرشتوں کی لعنت اور تمام لوگوں کی لعنت اللہ نہ اس کا فرض قبول کرے گا نہ نفل

سوچئے! جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب صحابہ کے گستاخوں کا رد نہ کرنے والا ملعون ہے تو محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں گستاخی کرنے والوں کا رد نہ کرنے والا کیسا اشد ترین ملعون ہوگا لچھے دار تقریروں، لطیفوں، اور چٹکلوں سے قوم کو بہلانے والے وہ مولوی جو رد نہیں کرتے وہ بھی اس حدیث پاک کو غور سے پڑھیں۔

برا کہنا ہی پڑیگا

کبھی کبھی صلح کل لوگ مشورہ دیتے ہیں کہ جتنی دیر ہم بد مذہب کا رد کریں کر کے برا کہیں گے اتنی دیر درود شریف پڑھیں تو ثواب ملے گا اور کوئی ہمیں برا بھی نہیں کہے گا حالانکہ تلاوت کلام الٰہی سے پہلے ''اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم'' پڑھا جاتا ہے اب اگر کوئی مشورہ دے کہ ''شیطان، مردود'' یہ الفاظ گالی ہیں لہذا قرآن کی تلاوت یا نماز میں یہ گالی نہ بکا کرو تو ہر مسلمان کہے گا جی نہیں! بسم اللہ شریف پڑھ کر خدا کو رحمٰن و رحیم بعد میں کہنا ''الحمد شریف'' کی تلاوت کر کے خدا کی حمد و ثنا، بعد میں کرنا پہلے دشمن رسول کو ''شیطان مردود'' کہنا ذبیحہ کے وقت اللہ اکبر کہنا چاہیئے اب اگر کوئی اللہ اکبر کے بجائے درود شریف پڑھے تو ذبیحہ حلال نہ ہوگا لہذا برے کو برا کہنا ضروری ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے تین مرتبہ شیطان لعین آیا تھا آپ نے اسے سات سات کنکریاں ماری تھیں وہ زمین میں دھنس گیا تھا حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ تم شیطان کو رجم کرتے رہو ملت ابراہیمی کا اتباع کرتے ہوئے فقہاء فرماتے ہیں جو کنکریاں قبول ہوتی ہیں اٹھالیجاتی ہیں کہ قیامت کے دن نیکیوں کے پلے میں رکھی جائیں گی کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ حاجی کو جمرہ اولیٰ، جمرہ وسطیٰ اور جمرہ عقبہ کے پاس کنکریاں مارنے کے بجائے اتنی دیر درود شریف، تلاوت، یا نماز پڑھنی چاہیئے کیا ضرورت ہے کہ شیطان کو کنکریاں ماری جائیں جب شیطان نے بہکایا تھا تو اللہ کے خلیل نے کنکریاں مار کر زمین میں دھنسا دیا تھا اب

حج میں اللہ اللہ کرنا چاہیئے شیطان وغیرہ کو کنکریاں نہیں مارنی چاہیئے جب کہ
الحمد للہ ساری دنیا کا مسلمان دشمن نبی، شیطان لعین کو کنکریاں مارتا ہے اور اسے
عبادت جانتا ہے اور جن کنکریوں سے مارا جاتا ہے وہ نیکیوں کے پلے میں اضافہ کا
سبب ہونگی معلوم ہوا کہ دشمن نبی کو برا کہنا گالی نہیں ہے بلکہ عبادت اور ثواب ہے۔

دشمن رسول کی برائی بیان کرنا گالی نہیں بلکہ سنت خدا ہے

ہم خود سب سے برے ہیں کسی کو برا نہ کہو یہ وہ جملہ ہے جو بار بار کثرت
سے بولا جاتا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ اسلام کی منشاء یہ ہے کہ برے کو برا کہا جائے
کون نہیں جانتا کہ ابولہب نے ایک مرتبہ سرکار مدینہ کو برا کہا تھا اللہ تعالیٰ نے سورہ
تبت یدا نازل کر کے بتادیا کہ جو میرے حبیب کو ایک مرتبہ برا کہے گا وہ کتنا ہی بڑا
کیوں نہ ہو کیسا ہی قریبی کیوں نہ ہوا سے قیامت تک برا کہو اور پھر یہ بھی معلوم ہوا
کہ لوگ کہتے ہیں کہ ممبر رسول احترام ہونا چاہیئے وہاں گالی (کافر، مردود، شیطان)
نہیں بکنا چاہیئے حالانکہ حالت نماز میں نمازی "تبت یدا ابی لہب" اور سورہ "نون
والقلم" کی وہ آیت "عتل بعد ذالک زنیم" یعنی ولید ابن مغیرہ کی اصل میں خطا ہے
کی تلاوت کرتا ہے اللہ اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن چچا اور ولید ابن مغیرہ کو
برا اور حرامی کہا جارہا ہے جس پر ثواب بھی ملتا ہے اور نماز بھی ہوتی ہے اس لئے کہ
دشمن نبی کی برائی کرنا برا نہیں بلکہ ثواب کا کام ہے آپ نے دیکھا ہوگا کہ کبھی کبھی گرہ
کٹی کرنے والے، جیب کترے چوری کرنے والے چور راہ چلتی شریف لڑکیوں پر
فقرے کہنے والے اوباش اور بدمعاش لونڈے رنگے ہاتھوں پکڑے جاتے ہیں لوگ

مل کر خوب پٹائی کرتے ہیں اور جوتے اور چپلوں سے تواضع ہوتی ہے اب ایسے موقعہ پر کوئی صاحب آجائیں اور مشورہ دیں کہ بھائی صاحب ہم خود سب سے برے ہیں کسی کو برا نہ کہو یقین مانیں اس وقت سارے لوگ گرہ کٹ، چور اور اوباش کو چھوڑ کر سیدھے مشورہ دینے والے حضرت جی کی دھلائی شروع کر دیں گے غور کیجئے! جب دنیاوی مال چورانے والے کو برا کہا جا سکتا ہے. جیب کترے کی پٹائی ہو سکتی ہے شریف بہو بیٹیوں کے خلاف بدزبانی کرنے والے کی ملامت کی جا سکتی ہے تو جن نام نہاد مولویوں نے محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں بدزبانی کی ہے موٹی موٹی گالیاں دی ہیں کیا انھیں برا نہیں کہا سکتا ہے۔

دشمن احمد پہ شدت کیجئے

ملحدوں سے کیا مروت کیجئے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "فایاکم وایاھم لایضلونکم ولا یفتنونکم" (فتاویٰ رضویہ جلد ششم) یعنی ان سے دور بھاگو اور انھیں اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈالدیں۔

دوسری حدیث میں ہے "لاتجالسواھم ولاتواکلوھم ولاتشاربوھم واذا مرضوا فلاتعودوھم واذا ماتوا فلاتشھدھم ولاتصلوا علیھم ولاتصلوا معھم" یعنی نہ ان کے پاس بیٹھو نہ ان کے ساتھ کھاؤ نہ ان کے ساتھ پیو بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرو مر جائیں تو ان کے جنازے پر نہ جاؤ نہ ان کی نماز پڑھو اور نہ انکے ساتھ نماز پڑھو۔

مسجد حرام میں مقام ابراہیم اور زمزم کے درمیان گستاخ رسول کا قتل

غلاف کعبہ سے لپٹے ہوئے توہین رسول کے مرتکب مرتد کو مسجد حرام میں قتل کرنے کا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تشریف فرما تھے کسی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (آپ کی شان میں توہین کرنے والا) ابن خطل کعبہ کے پردوں میں لپٹا ہوا ہے آپ نے فرمایا کہ ''اقتلوا'' اسے قتل کردو یہ عبداللہ ابن خطل مرتد تھا ارتداد کے بعد اس نے کچھ ناحق قتل کیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو میں شعر کہکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں توہین و تنقیص کیا کرتا تھا اس کے پاس دو گانے والی لونڈیاں تھیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو میں اشعار گایا کرتی تھیں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کا حکم دیا تو اسے غلاف کعبہ سے نکال کر باندھا گیا اور مسجد حرام میں مقام ابراہیم اور زمزم کے درمیان اس کی گردن ماری گئی مسجد حرام اور زمزم کے درمیان عبداللہ ابن خطل کا قتل کیا جانا اس بات کی دلیل ہے کہ گستاخ رسول باقی مرتد سے بدر جہا بدتر و بدحال ہیں نئی روشنی کے دلدادہ لوگ کہہ دیتے ہیں کہ حضور نے تو دشمنوں کو بھی دعائیں دی ہیں لہذا کسی کو کچھ نہ کہو انھیں چاہیئے کہ مذکورہ بالا عبارت سے درس عبرت حاصل کریں سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم

سے مرتد ہونے والوں کے ہاتھ، پیر کاٹ دیئے گئے آنکھیں نکال لی گئیں گرم جگہ پر ڈال دیا گیا پھران کی مرہم پٹی نہیں کی گئی یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ پانی مانگا پانی نہیں دیا یاد رکھئے عشق ومحبت کا دعوٰی کرنے والے تو بہت لوگ ہیں مگر سچا عاشق وشیدائی تو وہی ہے جو ''الحب فی اللہ والبغض فی اللہ'' کے ترازو میں پورا اترے۔ بلاشبہ

تولا بے تبراء نیست ممکن

یعنی اللہ ورسول کے دشمنوں سے دشمنی کئے بغیر اللہ ورسول کی محبت حاصل نہیں ہوسکتی۔

محبوب خدا کے صحابہ کا جذبہ عشق ومحبت

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب صحابہ کی منتخب شاہراہ ہی ہمارے لئے فلاح ونجات کی ضمانت دے سکتی ہے اس لئے انھیں کی مقدس زندگیوں کو مشعل راہ بنانے کی ضرورت ہے کیونکہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دلوں میں محبت رسول کی شمع روشن تھی اور انکے قلوب واذہان عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حرارت سے مالامال تھے احادیث نبویہ اور تواریخ وسیر کے مقدس صفحات پر محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی انمٹ نقوش چمک رہے ہیں ہر ایک صحابی کا سینہ محبت رسول کا مدینہ نظر آرہا ہے اور سبھی کے مقدس اور پاکیزہ قلوب سے محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سوتے پھوٹتے نظر آرہے ہیں اور کیوں نہ ہو کہ اپنے محبوب صحابہ کے بارے میں

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ''اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم '' (مدارج النبوۃ) میرے صحابہ ستاروں کے مانند ہیں ان میں سے جسکی پیروی کرو گے راہ یاب ہو جاؤ گے۔

اور فرمایا ''لاتسبوا اصحابی فلوانفق احدکم مثل احد ذھبا'' (حدیث) میرے صحابہ کو برانہ کہو اگر تم احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کردو تو ان کے ایک مد (مٹھی) جو کی برابری نہ کرے گا اور ایک حدیث شریف میں ہے کہ ''من سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین'' یعنی میرے صحابہ کو جو گالی دے گا اس پر اللہ تعالیٰ ،فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے (مدارج النبوۃ)

صحابہ کرام کے عشق و محبت سے معمور واقعات کا مطالعہ کریں اور دلوں کو عشق رسول کا مدینہ بنا کر اپنے لئے فلاح و نجات کا سامان فراہم کریں۔

یاد محمد یاد خدا ہے

حضرت انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال شریف کی بیماری میں ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے جب پیر کا دن ہوا اور لوگ نماز میں صفیں باندھے کھڑے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرے کا پردہ اٹھایا اور ہمیں کھڑے ہو کر دیکھنے لگے اس وقت آپ کا چہرہ مصحف کا ایک ورق تھا بشاشت سے مسکرا دیئے ہم نے چاہا کہ از راہ مسرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار میں مشغول ہو جائیں اور ابوبکر پیچھے ہٹے تا کہ صف میں مل جائیں انھوں نے سمجھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کیلئے آنے والے ہیں لیکن آپ نے

ہماری طرف اشارہ کیا کہ نماز پوری کرلو اور آپ نے پردہ گرادیا اسی دن آپ نے وفات پائی۔ (بخاری شریف کتاب الاذان ۲۳۷)

بخاری شریف کی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس صحابہ نے حالت نماز میں سرکار کے چہرہ اقدس کی زیارت کی سرکار نے ناراضگی کا اظہار نہیں فرمایا بلکہ خوش ہوئے اور اپنے صحابہ کی تعظیم ومحبت دیکھکر کھل کر مسکرائے صحابہ نے سرکار کو اپنی طرح نہیں سمجھا بلکہ رخ انور کو مصحف پاک سے تشبیہ دی اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نہیں فرمایا کہ نماز میں ہماری تعظیم کرنے کے سبب تم لوگ مشرک ہو گئے یا کم از کم نماز باطل ہو گئی بلکہ جو نماز باقی رہ گئی تھی اسی کیلئے فرمایا کہ نماز پوری کرلو جبھی تو امام اہل سنت فاضل بریلوی نے فرمایا۔

یاد محمد یاد خدا ہے کس کو خرسے گھٹاتے یہ ہیں (حدائق بخشش)

تیرا تو تصور ہے مسلمانوں کا ایماں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرا بن عوف کے یہاں تشریف لے گئے تا کہ ان (کے کسی تنازعہ) کی صلح کرادیں اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا موذن ابو بکر کے پاس آیا اور کہا کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھادیں تو میں اقامت کہدوں فرمایا ہاں! ابو بکر نماز پڑھانے لگے تو اسی اثناء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور لوگ نماز میں تھے پس آپ صفوں میں گھسے اور پہلی صف میں جا کر ٹھہر گئے لوگوں نے انھیں تالی کی آواز سے متوجہ کرنا چاہا مگر چونکہ ابو بکر نماز کے دوران ادھر ادھر نہیں

دیکھتے تھے (اس لئے نہ چونکے) لیکن انھوں نے بہت زور سے تالیاں بجائیں تو ابوبکر متوجہ ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔

رسواللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ سے اپنی جگہ قائم رہنے کو کہا ابوبکر نے دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ نے اقامت کو جاری رکھنے کو کہا پھر وہ پیچھے پلٹ کر صف میں مل گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور نماز پڑھائی جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا ابوبکر میں نے تمھیں کہا تھا تو تم کیوں نہ ٹھہرے رہے ابوبکر بولے ابوقحافہ کے بیٹے کی کیا مجال کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے نماز پڑھائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ہوا تم نے تالیاں کیوں پیٹیں (دیکھو) جب نماز میں کوئی ضرورت پیش آجائے تو اسے چاہیئے کہ سبحان اللہ کہدے کیونکہ جب وہ سبحان اللہ کہے گا تو اس کی طرف توجہ ہوگی تالی (کا اشارہ) صرف عورتوں کیلیئے ہے۔

سبحان اللہ! اس حدیث پاک سے بھی معلوم ہوا کہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سارے صحابہ سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے تصور کو شرک نہیں سمجھتے تھے جبھی تو سبھوں نے تالیاں بجائیں اور یار غار نبی افضل الخلق بعد الانبیاء سید نا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اجازت بعد بھی مصلےٰ چھوڑ کر پیچھے چلے آئے اور جذبہ عشق نے انگڑائی لی محبت رسول نے تیور بدلا اور ایمان میں ڈوبی ہوئی آواز ابھری ''ابو قحافہ کا بیٹا آپ کی طرح نہیں اس کی کیا مجال کہ آپ کے آگے نماز پڑھائے سرکار

مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نہیں فرمایا کہ حالت نماز میں'' کسی اور کی تعظیم نا کی جائے ورنہ جس طرح تالی کے بجائے سبحٰن اللہ کا حکم دیا گیا تھا اسی طرح اپنے تصور سے بھی منع فرمادیتے جبھی تو مظہر اعلحضرت حضور شیر بیشہ اہل سنت نے فرمایا یارسول اللہ =

تیرا تو تصور ہے مسلمانوں کا ایماں
اور قلب میں نجدی کے بسا گاؤ بھی خر بھی

لہذا گائے، بیل، گدھے کے تصور والی نماز وہابی کیلئے اور تصور رسول والی مقدس نماز ہم سنی غلام صحابہ کو مبارک ہو۔

عشق صدیقی کا ایک اور روح پرور منظر

فرزند صدیق اکبر عبدالرحمٰن جنگ بدر میں مشرکین مکہ کے ہمراہ کفار قریش کی صف میں لشکر اسلام سے زور آزمائی میں مصروف تھے مشرف باسلام ہونے کے بعد ایک روز شفیق باپ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں ۔ پدر بزرگوار! جنگ بدر میں ایک ایسی ساعت بھی آئی ہے کہ آپ میری تلوار کے زد میں آگئے تھے اگر میں چاہتا تو بڑی آسانی سے آپ کو تہ تیغ کر سکتا تھا لیکن رشتہ ابوت نے میری کلائی تھام لی اور میں نے آپ کی طرف سے صرف نظر کر لیا عشق صدیقی نے انگڑائی لی اور ایک پرجلال آواز ابھری وہ تمہارا کفر تھا جس نے تمہیں پدری رشتہ کی یاد دلائی اور تمہارے جذبہ مبارزت پر خونی رشتہ غالب ہو گیا واللہ! اگر میرے ساتھ یہی معاملہ پیش آتا اور تم میری تلوار کے زد میں آجاتے تو محبت رسول غالب آتی اور

تلوار اپنا کام کر جاتی اور چشم فلک بھی دیکھ لیتی کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم کیلئے باپ نے بیٹے کی گردن قلم کردی۔

نبی کا عشق مقدم ہے امتی کیلئے

حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت میں عرض کرتے ہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جان کے علاوہ آپ میری ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی ایمان دار نہیں جسکے نزدیک میں اس کی جان سے بھی زیادہ محبوب نہ ہوں پھر حضرت عمر نے عرض کی قسم ہے! اس ذات کی جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی آپ میری جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں فرمایا ہاں! اے عمر۔ اب مومن مخلص بنے۔

ایک روایت میں ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کے سینے پر دست اقدس رکھکر تصرف فرمایا۔

عشق فاروقی کا ایک اور ایمان افروز منظر
(امام کو قتل کردیا)

ایک شخص روزانہ جہری نمازوں میں سورہ ''عبس وتولیٰ'' کی تلاوت کرتا تھا لوگوں نے آکر بتایا۔ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس امام کو بلا کر پوچھا امام نے کہا کہ مجھے یہ سورت زیادہ اچھی لگتی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے حضور کو ڈانٹا ہے (معاذ اللہ) اتنا سنتے ہی حضرت سیدنا فاروق اعظم

رضی اللہ عنہ نے اس امام کا سر قلم کر دیا اور فرمایا جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عداوت رکھے وہ مسلمان ہو ہی نہیں سکتا۔ (روح البیان)

عشق نبی بغیر عبادت فضول ہے

صلح حدیبیہ کے موقعہ پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قریش کی جانب دعوت اسلام اور صلح کے ابتدائی قواعد و ضوابط طے کرنے کیلئے بھیجا تو قریش نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اجازت دیدی کہ وہ بیت الحرام کا طواف کرلیں مگر حضرت عثمان نے انکار فرمایا کہ میں اس وقت تک طواف خانہ کعبہ نہیں کرسکتا جب تک رسول اللہ صلی علیہ وسلم پہلے اس کا طواف نہ کرلیں معلوم ہوا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب کی رعایت کو طواف سے عظیم تر جانا اور حق وصواب بھی یہی ہونا چاہیئے کہ کوئی عمل اور کوئی عبادت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب کی رعایت کے برابر نہیں۔

(مدارج النبوۃ جلد اول)

اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

مولائے کائنات حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی حیات طیبہ بھی عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معمور ہے ان کا ایک ہی فرمانا اتنی جامعیت کا حامل ہے کہ محبت کے تمام شعبے اس مین سمٹ آتے ہیں آپ سے کسی نے پوچھا آپ کو محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کتنی محبت ہے ارشاد فرمایا کہ اپنا مال بہت عزیز ہوتا ہے مگر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مال کو ٹھوکر مارتے ہیں اولاد سے

ے بھی کو محبت ہوتی ہے مگر ہماری اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر قربان ہوتی ہے شدت کی پیاس میں سخت تشنگی کے وقت پیاسے کو پانی جتنا محبوب ہوتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس سے زیادہ محبوب ہیں اور مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا وہ واقعہ بھی یاد کر کے ایمان کو تازہ کرلیں کہ جب مقام صہباء میں سرکار مدینہ صلی علیہ وسلم زانوئے علی پر سر رکھکر آرام فرمارہے تھے سورج ڈوبنے لگا نماز عصر قضا ہورہی ہے قانون کہتا ہے نماز پڑھو! عقل کہتی ہے کہ عبادت کرو مگر عشق کہہ رہا ہے کہ سورج ڈوب رہا ہے ڈوب جانے دو نماز عصر قضا ہورہی ہے قضا ہو جانے دو مگر محبوب کی محبت میں فرق نہ آنے پائے جبھی تو امام اہل سنت فاضل بریلوی نے فرمایا۔

مولیٰ علی نے واری تری نیند پر نماز اور وہ بھی عصر سب سے جو اعلیٰ خطر کی ہے
ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

مومن وہ ہے جو انکی عظمت پہ مرے دل سے

اسلام کا ابتدائی دور ہے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے منور فرمایا عروہ و بن مسعود جیسا جہاندیدہ اور آزمودہ کار شخص جب اپنی قوم کا نمائندہ بن کر بارگاہ مصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء میں حاضر ہوا تو غلامان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب واحترام، جانثاری اور پروانہ واری کا منظر دیکھکر حیرت زدہ رہ گیا اور اپنی قوم میں واپس لوٹ کر جو رپورٹ پیش کی ملاحظہ فرمائیں۔

"خدا کی قسم میں بادشاہوں کی دربار میں وفد لیکر گیا قیصر و کسریٰ اور نجاشی کے دربار میں حاضر ہوا ہوں لیکن خدا کی قسم میں نے کوئی بادشاہ ایسا نہیں دیکھا کہ اس کے ساتھی اس کی اس طرح تعظیم کرتے ہوں جیسی محمد کے ساتھی انکی تعظیم کرتے ہیں خدا کی قسم جب وہ تھوکتے ہیں تو ان کا تھوک کسی نہ کسی کی ہتھیلی ہی پر گرتا ہے جسے وہ اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا ہے اور جب وہ کوئی حکم دیتے ہیں تو فوراً ان کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے اور جب وہ وضو فرماتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لوگ وضو کا پانی حاصل کرنے کیلئے ایک دوسرے کے ساتھ لڑنے مرنے پر آمادہ ہو جائیں گے اور جب ان کی بارگاہ میں بات کرتے ہیں تو اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں اور تعظیما انکی طرف آنکھ بھر کر نہیں دیکھتے" (بخاری شریف جلد اول)

سبحٰن اللہ! صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا یہ وہ ایمان افروز جذبہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ تاریخ اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا لعاب دہن مبارک زمین پر ڈالتے ہیں بینی مبارک صاف فرماتے ہیں تو آقائے نامدار کے یہ دیوانے زمین تک نہیں پہونچنے دیتے بلکہ درمیان سے ہی حاصل کر لیتے ہیں اور جس خوش نصیب کو مل جاتا ہے وہ اپنے چہرے پر مل لیتا ہے سینہ اور جسم کے دوسرے حصوں کو بھی مستفیض کر لیتا ہے اور ہر شخص کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ مجھے مل جائے سبھی پیش قدمی کرتے ہیں یہاں تک کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لڑنے پر آمادہ ہو جائیں گے اور جسے نہیں مل پاتا وہ اپنے ساتھی کے ہاتھ سے تری لے لیتے ہیں چنانچہ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ میں نے رسول اللہ صلی علیہ وسلم کو مکہ شریف کے مقام ابطح میں دیکھا جب وہ
چمڑے کے سرخ خیمہ میں تشریف فرما تھے اور میں نے حضرت بلال کو دیکھا کہ
انھوں نے حضور کا مستعمل پانی ایک لگن میں لیا اور لوگوں کو دیکھا کہ اس پانی کی
طرف دوڑ پڑے ہیں تو جس کو اس میں سے کچھ حاصل ہو گیا اس نے اپنے چہرے
وغیرہ پر مل لیا اور جو نہیں پایا اس نے اپنے ساتھی کے ہاتھ سے تری لے لی۔
(بخاری شریف)

تمہارا مصحف رخ میرا قرآں یارسول اللہ

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چہیتے صحابہ اپنے آقا سے کس درجہ محبت
کرتے تھے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زبان مبارک سے سنئے فرماتے ہیں۔
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایک شخص ان کا سر مبارک
مونڈ رہا ہے اور صحابہ کرام ان کے گرد گھیرا ڈالے بیٹھے ہوئے ہیں اور نہیں چاہتے
ہیں کہ حضور کا ایک بال بھی کسی کے ہاتھ میں آنے کے بجائے زمین پر گرے۔
(مسلم شریف)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جب اپنے آقا کی بارگاہ میں حاضر ہو
تے تھے تو ان کا کیا عالم ہوتا تھا حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے سماعت فرما
یئے۔

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں میں حاضر ہوا

تو آپ کے صحابہ آپ کے گرد بیٹھے ہوئے تھے اور ان کا حال یہ تھا گویا ان کر سر پر

پرندے بیٹھے ہوئے ہیں۔ (مدارج النبوۃ)

ایک اور روایت سے ایمان میں تازگی اور عقیدے میں نکھار اور روح میں

توانائی پیدا کیجئے کہ۔

حضرت مغیرہ ے مروی ہے کہ صحابہ کرام رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے

دروازے کو ناخنوں سے بجاتے تھے تا کہ کھٹکھٹانے کی آواز شدید نہ ہو جائے اور

حضور کے وقت شریف میں تشویش لاحق ہو۔ (مدارج النبوۃ)

چودھویں رات کا چاند جب اپنے پورے شباب پر ہوتا ہے تو جلوہ پاک

محبوب کا دیدار کرنے والے جنھیں رات و دن خوش قسمتی سے سید عالم صلی اللہ علیہ

وسلم کے دیدار کی سعادت نصیب تھی کبھی آپ کے سراپا حسن کو دیکھتے اور کبھی چاند کو

چنانچہ صحابی رسول حضرت جابر ابن سمرہ روایت کرتے ہیں کہ چاندنی رات تھی حضور

انور سرخ چادر اوڑھے ہوئے محو استراحت تھے میں کبھی چاند کو دیکھتا تھا اور کبھی آپ

صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کو بالآخر میرا دل بے اختیار پکار اٹھا۔

فاذ هو حسن عندی من القمر

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم چاند سے زیادہ خوبصورت ہین

گویا آفتاب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت سے چاند کی آب و

تاب مدھم پڑ جاتی تھی اور دیکھنے والی آنکھ یہ فیصلہ کئے بغیر نہ رہتی کہ مدینہ کا چاند

آسمان کے چاند سے زیادہ حسین ہے۔

چہرہ ہے ترا آئینہ حسن الٰہی دیکھے ترا جلوہ تو تڑپ جائے نظر بھی

(شیر بیشہ اہلسنت)

بخاری شریف جلد اول کتاب الاذان میں ہے کہ حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ہم نے محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت نماز میں دیکھا تو چہرہ اقدس کا حال یہ تھا کہ۔

کان وجہہ ورقۃ مصحف

یعنی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ اقدس مصحف کا ایک ورق تھا۔

جنت رسول اللہ کی

پیشاب، پاخانہ ناپاک ہوتا ہے خون بھی حرام و ناپاک ہوتا ہے مگر محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات میں سے ہے کہ آپ کے فضلات، بول مبارک اور جسم اقدس سے نکلا ہوا خون نہ تو ناپاک ہوتا ہے نہ ہی حرام بلکہ اس کا پینا باعث برکت اور اجر وثواب کا سبب ہے چنانچہ ایک مرتبہ سرکار نے اپنی خادمہ ام ایمن سے فرمایا پیالے میں پیشاب ہے اسے پھینک آؤ حضرت ام ایمن پیالے کو وہاں سے اٹھالے گئیں اور اسے پی لیا سرکار نے واپس آنے پر پوچھا پیشاب کیا ہوا عرض کی پی لیا سرکار نے فرمایا تیرے پیٹ میں کبھی درد نہ ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ تا زندگی انھیں پیٹ کی شکایت نہ ہوئی اور اسی طرح حضرت سلمٰی ام رافع فرماتی ہیں کہ حضور پرنور

صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل فرمایا میں نے غسل شریف کا پانی پی لیا اور سرکار کو بتایا تو ارشاد فرمایا جا اللہ تعالیٰ نے تیرے بدن پر جہنم کی آگ حرام کردی ہے یوں ہی حضرت مالک رضی اللہ عنہ نے جنگ احد کے موقعہ پر جسم پاک سے نکلے ہوئے خون کو پی لیا تو سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی ایسے کو دیکھنا چاہے جسے نار جہنم نہیں جلاسکتی وہ مالک بن سنان کو دیکھ لے۔

(خصائص کبریٰ و تبلیغی نصاب واقعات صحابہ)

تمہارا ذکر میرا دین وایماں یارسول اللہ

محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اہل مدینہ کیسی محبت کرتے تھے حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک واقعہ سنئے ایک رات مخلوق خدا کی پاسبانی کیلئے نکلے دیکھا کہ ایک گھر میں چراغ روشن ہے ایک بوڑھی اون بن رہی ہے اور حضور کو یاد کرتی ہے آپ کے لقاء اور شوق کا اظہار کرتی ہے حضرت عمر بیٹھ گئے اور فرما نے لگے اپنے ان کلمات کو دوبارہ بیان کرو تو اس نے حزن وغم اور اندوہگیں آواز میں ان کو پھر دہرایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ زاروقطار رونے لگے۔ (مدارج النبوۃ)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک روایت بھی ملاحظہ فرمائیں فرماتی ہیں کہ ایک عورت آئی اور التجاء کی میرے لئے قبر انور کا دروازہ کھول دیجئے حضرت عائشہ نے قبر شریف کا دروازہ کھول دیا قبر انور کو دیکھکر اتنا روئی کہ جان دیدی۔

گر وقت اجل سر تری چوکھٹ پہ دھرا ہو جتنی ہو قضا ایک ہی سجدے میں ادا ہو

میرا دل بنے یادگار مدینہ

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا گیا کہ جہاں بھی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی کو پھرایا تھا اس جگہ وہ بھی اپنی اونٹنی کو پھراتے تھے لوگوں نے ان سے اس کا سبب پوچھا فرمایا میں نہیں جانتا مگر میں نے اس جگہ رسول اللہ کو ایسا کرتے دیکھا ہے اس لئے میں بھی کرتا ہوں یہی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ہیں ایک مقام پر وضو کیا وہاں ایک درخت تھا اس کے گرد پھرے اور لوٹے سے اس کی جڑوں میں پانی ڈالتے رہے لوگوں نے وجہ پوچھی تو فرمایا میں نے اس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہے اس لئے میں بھی کرتا ہوں۔

(مدارج النبوۃ)

حدیث شریف میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ ایمان افروز عمل بھی منقول ہے کہ وہ مکہ مکرمہ جا رہے تھے راستے میں ایک جھر بیریا (کانٹے والا پودا) کی شاخوں میں اپنا عمامہ الجھا کر کچھ آگے بڑھ جاتے پھر واپس آتے عمامہ چھڑا کر آگے بڑھے لوگوں نے پوچھا یہ کیا ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمامہ اس میں الجھ گیا تھا اور حضور اتنی دور آگے بڑھ گئے تھے اور واپس ہو کر اپنا عمامہ چھڑایا تھا۔

غور طلب بات یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمامہ تو اتفاقیہ الجھ گیا تھا مگر حضرت ابن عمر قصداً الجھاتے ہیں اگر عمامہ الجھنے سے برکت نہیں آئی تھی یا برکت آئی تھی مگر اس سے برکت کا حصول ناجائز تھا تو ابن عمر صحابی نے ایسا کیوں کیا؟

پھول کیا دیکھوں مری آنکھوں میں دشت طیبہ کے خار پھرتے ہیں

حضرت سیدنا ابوایوب انصاری اور محبت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)

ہجرت کے بعد مدینہ طیبہ پہونچکر جن کے گھر میں محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیام فرمایا تھا وہ جلیل القدر صحابی حضرے سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ وہ بھی جذبہ عشق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسم میں کسی سے بھی پیچھے نہیں ان کی دیوانگی کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ ان کے کاشانہ اقدس پر سرکار کے قیام کے دوران جو کچھ یکتاسب رسول ہاشمی کی بارگاہ میں پیش ہو جاتا سرکار اس میں سے حسب اشتہا تناول فرمالیتے تھے جب بچاہوا کھانا گھر میں پہونچتا تھا تو محبوب رب العالمین کے متوالوں کا حال قابل دید ہوتا تھا عشق رسول میں سرشار ہو کر خاندان کھانے میں رسول کے نشان انگشت تلاش کر کے وہیں سے لقمہ لینے کی کوشش کرتا تھا ایک روز بارگاہ اقدس سے کھانا واپس آیا نشانہائے انگشت کی تلاش ہوئی مگر ایک نشان بھی نہ ملا حضرت سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے بارگاہ اقدس میں مضطرب ہوکر عرض کیا سرکار آج آپ نے کھانا تناول نہیں فرمایا سرکار کچھ طبیعت تو ناساز نہیں ہے سرکار نے فرمایا کچا لہسن مجھے پسند نہیں اور آج کھانے میں کچا لہسن پڑا ہوا تھا اس لئے میں نے نہیں کھایا عرض کیا یارسول صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ کو کچا لہسن پسند نہیں ہے تو میں بھی آج سے کچا لہسن نہیں استعمال کروں گا عقل کہتی ہے کہ کھانے پینے کے معاملہ میں اپنی پسند کو رسول کی پسند کا پابند بنانا ضروری نہیں ہے مگر محبت کہتی ہے کہ جسے محبوب نا پسند فرمائیں اس کی

طرف نگاہ اٹھانا بھی توہین محبت ہے عشق کا یہی وہ مقام ہے جہاں کھرے اور کھوٹے کا فرق معلوم ہوتا ہے حضرت سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے جدائی نا قابل برداشت تھی ایک اور روایت سے کائنات دل کو معمور کر لیجئے مسند امام احمد ابن حنبل اور وفاء الوفاء شریف میں ہے کہ۔

''مروان نے ایک شخص کو قبر نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ پر اپنے رخساروں کو رکھے دیکھا مروان نے اس کی گردن پکڑ کر کہا یہ کیا کر رہے ہو اس شخص نے کہا میں کسی پتھر کے پاس نہیں آیا ہوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آیا ہوں'' (مسند امام احمد ابن حنبل)

قبر انور پر اپنے رخساروں کو رکھنے والے یہی جلیل القدر صحابی حضرت سیدنا ابوایوب انصاری ہیں تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ پاک کو صنم اکبر اور مزارات پر حاضری کو شرک کہنے والے (نام نہاد توحید پرست) چودہویں صدی کے وہابی بتائیں کہ عظیم المرتبت صحابی حضرت ابوایوب انصاری سرکار کے قبر اطہر پر رخساروں کو رکھے ہوئے ہیں کیا ان کی نظر میں یہ جلیل القدر صحابی بھی مشرک و بدعتی ہیں۔

بے خودی میں سجدہ در یا طواف   جو کیا اچھا کیا پھر تجھکو کیا

بیٹی نے باپ کو بستر پر بیٹھنے نہیں دیا

ابوسفیان حالت کفر میں اپنی بیٹی ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے ام المؤمنین نے بستر سمیٹ دیا ابوسفیان نے کہا کہ اے بیٹی تو نے فرش کو لپیٹ دیا کیا فرش میرے قابل نہ تھا یا مجھے فرش کے قابل نہ سمجھا حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا یہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر ہے اور اس پر ایک مشرک جو شرک کی نجاست سے ملوث اور آلودہ ہو نہیں بیٹھ سکتا ابوسفیان نے جھلا کر کہا اے بیٹی تو میرے بعد شر میں مبتلا ہو گی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ شر میں نہیں بلکہ کفر کی ظلمت سے نکل کر اسلام کے نور اور ہدایت کی روشنی میں داخل ہو گئی ہوں اور آپ سے تعجب ہے کہ آپ سردار قریش ہو کر پتھروں کو پوجتے ہیں کہ جو نہ سنتے ہیں نہ دیکھتے ہیں۔ (سیرۃ المصطفیٰ)

بھائی کون؟

بدر کے موقعہ پر مشرکین مکہ میں سے جو لوگ قید کئے گئے تھے اس میں سے ایک ابوعزیز ابن عمیر بھی تھے ان کے حقیقی بھائی مصعب بن عمیر بدر میں اسلامی فوج کے علمبردار تھے جب ابوعزیز کی مشکیں باندھی جانے لگیں تو مصعب بن عمیر نے باندھنے والے سے فرمایا کہ اس کو خوب کس کر باندھنا ابوعزیز نے کہا کہ بھائی صاحب آپ سے امید تھی کہ آپ میرے حق میں کلمہ خیر کہیں گے کہ میرا بھائی ہے میرے باپ کا لخت جگر ہے آپ الٹا کہتے ہیں کہ مشکیں اچھی طرح باندھی جائیں

تاکہ فدیہ کی رقم اچھی طرح وصول ہو حضرت مصعب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ تم میرے بھائی نہیں میرا بھائی وہ ہے جو تمہاری مشکیں باندھ رہا ہے یہ وہ مقدس صحابی ہیں جنھوں نے خونی رشتہ کے بجائے ایمانی رشتہ کو مقدم سمجھا اور یہ ثابت کر دیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور انھیں کا رشتہ اصل رشتہ ہے۔

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے متاع عالم ایجاد سے پیارا
پدر، مادر، برادر جان و مال اولاد سے پیارا

تاجدار مدینہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے حضور اعلیحضرت کا عشق

اللہ تعالٰی نے اعلحضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ عنہ کو عشق و محبت کا مجسمہ بنایا تھا آپ کے سوزش عشق کی آنچ جس طالب پر پڑ جاتی ہے اس کا دل محبت رسول کا مدینہ بن جاتا ہے استاذ المحدثین حضرت مولانا وصی احمد محدث سورتی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک مرتبہ ان کے شاگرد حضرت مولانا سید محمد صاحب محمد کچھوچھوی علیہ الرحمہ نے عرض کیا کہ حضرت آپ تو حضرت مولانا شاہ فضل الرحمٰن گنج مرادآبدی سے مرید ہیں لیکن آپ کو جتنی محبت اور عقیدت اعلحضرت امام احمد رضا سے ہے اتنی اور کسی سے نہیں اعلیٰ حضرت کی یاد ان کا تذکرہ ان کے علم و فضل کا خطبہ آپ کی زندگی کیلئے روح کا مقام رکھتا ہے اس کی کیا وجہ ہے حضرت محدث سورتی نے فرمایا سب سے بڑی دولت وہ علم نہیں جو میں نے مولوی اسحاق محشی بخاری سے پائی سب سے بڑی نعمت وہ بیعت بھی نہیں جو مجھے حضرت مولانا فضل الرحمٰن سے حاصل ہوئی بلکہ سب سے بڑی دولت اور سب سے بڑی نعمت وہ ایمان

ہے جس کو میں نے صرف اعلیٰ حضرت سے پایا میرے سینے میں پوری عظمت کیساتھ مدینہ کو بسانے والے اعلیٰ حضرت ہی ہیں اس لئے ان کے تذکرے سے میرے روح میں بالیدگی پیدا ہوتی ہے میں انکے ایک ایک کلمہ کو اپنے لئے مشعل ہدایت جانتا ہوں۔ (سوانح اعلیحضرت)

کلک رضا ہے خنجر خونخوار برق بار

ایک بار حضرت صدر الافاضل سید نعیم الدین صاحب مراد آبادی علیہ الرحمہ نے آپ خدمت میں عرض کی کہ حضور کی کتابوں میں وہابیوں، دیوبندیوں، اور غیر مقلدوں کے عقائد باطلہ کا رد ایسے سخت الفاظ میں ہوا کرتا ہے کہ آج کل جو تہذیب کے مدعی ہیں وہ چند سطریں دیکھتے ہی حضور کی کتابوں کو پھینک دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کتابوں میں گالیاں بھری ہیں اور اس طرح وہ حضور کے دلائل اور براہین کو بھی نہیں دیکھتے اور ہدایت سے محروم رہ جاتے ہیں لہذا اگر حضور نرمی اور خوش بیانی کے ساتھ وہابیوں اور دیوبندیوں کا رد فرمائیں تو نئی روشنی کے دلدادہ جو اخلاق وتہذیب والے کہلاتے ہیں وہ بھی حضور کی کتابوں کے مطالعہ سے مشرف ہوں اور حضور کے لاجواب دلائل دیکھکر ہدایت پائیں حضرت صدر الافاضل کی یہ گفتگو سنکر حضور اعلیٰ حضرت آبدیدہ ہوگئے اور فرمایا مولانا تمنا تو یہ تھی کہ احمد رضا کے ہاتھ میں تلوار ہوتی اور احمد رضا کے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والوں کی گردنیں ہوتیں اور اپنے ہاتھ سے ان گستاخوں کا سر قلم کرتا اور اس

گستاخی اور توہین کا سدباب کرتا لیکن تلوار سے کام لینا تو اپنے اختیار میں نہیں ہاں اللہ تعالیٰ نے قلم عطا فرمایا ہے تو میں قلم سے سختی اور شدت کے ساتھ ان بے دینوں کا رد اس لئے کرتا ہوں تاکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بدزبانی کرنے والوں کو اپنے خلاف شدید رد دیکھکر مجھ پر غصہ آئے پھر جل بھن کر مجھے گالیاں دینے لگیں اور میرے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گالیاں بکنا بھول جائیں اس طرح میری اور میرے آباء واجداد کی عزت و آبرو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت جلیل کے لئے سپر ہو جائے۔

(ترجمان اہلسنت پیلی بھیت شریف)

انھیں جانا انھیں مانا نہ رکھا غیر سے کام

حضور اعلحضرت کی ذات ''الحب فی اللہ والبغض فی اللہ'' کی زندہ تصویر تھی اور اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنے والے کو اپنا عزیز سمجھتے اور ان کے دشمن کو اپنا دشمن سمجھتے اپنے مخالف سے کبھی کج خلقی سے پیش نہ آئے خوش اخلاقی کا یہ عالم تھا کہ جس سے ایک بار کلام فرمایا اس کے دل کو گرویدہ بنالیا کبھی دشمن سے بھی سخت کلامی نہ فرمائی ہمیشہ علم سے کام لیا لیکن دین کے دشمن سے کبھی نرمی نہ برتی ہمیشہ ''اشداء علی الکفار رحماء بینھم'' پر عمل پیرا رہے چنانچہ ایک مرتبہ ننھے میاں نے عصر کے بعد آپ کی خدمت میں عرض کی کہ حیدر آباد دکن سے ایک رافضی صرف آپ کی زیارت کیلئے آیا ہے اور ابھی حاضر خدمت ہوگا تالیف قلب کیلئے اس سے بات چیت کر لیجئے گا دوران گفتگو میں وہ رافضی بھی آگیا

حاضرین مجلس کا بیان ہے کہ اعلیٰ حضرت اس کی طرف بالکل متوجہ نہ ہوئے یہاں
تک کہ ننھے میاں نے اس کو کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا وہ بیٹھ گیا اعلیٰ حضرت کے گفتگو
نہ فرمانے سے اس کو بھی کچھ بولنے کی جرءات نہ ہوئی تھوڑی دیر وہ بیٹھ کر چلا گیا اس
کے جانے کے بعد ننھے میاں نے اعلیٰ حضرت کو سناتے ہوئے کہا کہ اتنی دور سے وہ
صرف ملاقات کیلئے آیا تھا اخلاقا توجہ فرما لینے میں کیا حرج تھا حضور اعلیٰ حضرت نے
جلال کی حالت میں ارشاد فرمایا کہ میرے اکابر پیشواؤں نے مجھے یہی اخلاق بتایا
ہے پھر آپ نے بیان فرمایا کہ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مسجد نبوی
سے تشریف لارہے ہیں راہ میں ایک مسافر ملتا ہے اور سوال کرتا ہے کہ میں بھوکا ہو
ں آپ ساتھ چلنے کا اشارہ فرماتے ہیں وہ پیچھے پیچھے کاشانہ اقدس تک پہونچتا ہے
امیر المومنین خادم کو کھانا لانے کیلئے حکم دیتے ہیں خادم کھانا لاتا ہے اور دستر خوان بچھا
کر سامنے رکھتا ہے کھانا کھانے میں وہ مسافر بد مذہبی کے الفاظ کچھ زبان سے نکالتا
ہے امیر المومنین خادم کو حکم فرماتے ہیں کہ کھانا اس کے سامنے سے فوراً اٹھاؤ اور اس
کا کان پکڑ کر باہر کردو خادم اسی دم حکم بجالاتا ہے خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی سے نام
لے لے کر منافقوں کو نکلوایا "اخرج یافلاں فانک منافق" اے فلاں مسجد سے نکل اس لئے کہ تو
منافق ہے آج کل کے نام نہاد مسلمان جو صلح کلیت کے پجاری ہیں وہ اعلیٰ حضرت کا یہ واقعہ سن کر
بہت کچھ تلملائیں گے اور خود ساختہ اخلاق و تہذیب کا حوالہ دیکر سادہ لوح مسلمانوں کو اعلیٰ حضرت سے
بدظن کرانے کی پوری کوشش کریں گے اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حضور اقدس سرکار مصطفےٰ صلی
اللہ علیہ وسلم

کا ارشاد گرامی مسلمانوں کی بصیرت اور نسل کلیوں کی عبرت کیلئے نقل کر دیا جائے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

"یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا آباء کم فایا کم و ایا ھم لا یضلونکم و لا یفتنونکم" (مسلم شریف)

یعنی آخری زمانے میں بہت بڑے مکار و کذاب پیدا ہونگے وہ تمہارے سامنے ایسے عقائد و خیالات گڑھ کر پیش کریں گے کہ جن کو نہ تم نے سنا نہ تمہارے باپ دادا نے جب ایسے مکار لوگ خواہ وہ مولوی کہلاتے ہوں یا صوفی، مسٹر کہلاتے ہوں یا ملا ظاہر ہو جائیں تو تم ان سے الگ رہنا اپنے سے ان کو الگ رکھنا کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں حق سے بہکا دیں کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں بد مذہبی اور فتنے میں مبتلاء کر دیں۔ (سوانح اعلیٰ حضرت)

محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حضور شیر بیشہ اہل سنت کا عشق

مظہر اعلیٰ حضرت حضور شیر بیشہ اہل سنت امام المناظرین غیظ المنافقین حضرت علامہ مولانا حافظ و قاری الحاج الشاہ محمد حشمت علی خان علیہ الرحمہ والرضوان کی ذات اقدس اپنی نورانی، ایمانی، حقانی، علمی خدمات کے باعث دنیائے سنیت میں ایسے تاباں ہے جس طرح وسط آسمان میں چاند درخشاں ہے اللہ تعالیٰ جل مجدہ

نے اپنے محبوب سرکار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وعظمت کی تبلیغ کے صلہ میں حضرت شیر بیشہ سنت کو جتنے اوصاف جلیل ارزاں فرمادیئے تھے ان میں احقاق حق اور ازہاق باطل کا وصف جمیل آپ کی خدمات دینیہ میں بیش قیمت نگینہ کی حیثیت رکھتا ہے اسی امتیازی وصف کے پیش نظر آپ کو شیر بیشہ سنت اور مظہر اعلیٰ حضرت کے لقب سے قوم یاد کرتی ہے اور آپ نے تقریر وتحریر، مناظرہ وتدریس اور افتاء کے ذریعہ اسلام وسنیت کی بڑی خدمت انجام دی ہے چنانچہ ۱۳۵۲ھ میں لاہور کا وہ تاریخی مناظرہ جس میں ڈاکٹر اقبال پروفیسر اصغر علی روحی اور شیخ صادق حسن امرتسری (بیرسٹر ایٹلا) حکم طے پائے تھے اس مناظرہ میں حجۃ الاسلام شہزادہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے سنیوں کی طرف سے حضرت شیر بیشہ سنت کو اپنا نائب اور وکیل مطلق بنا کر بھیجا تھا انھیں شیر بیشہ سنت کا ایک واقعہ پڑھنے اور ایمان میں تازگی پیدا کیجئے۔

حضرت محدث اعظم ہند کچھوچھوی علیہ الرحمہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت شیر بیشہ سنت میرے ساتھ ایک جلسہ میں مدعو تھے مولانا کی خدمت میں انکے ایک عقیدت مند نے حاضر ہوکر عرض کیا کہ حضرت فلاں فلاں دیوبندی مولوی آپ کی حق گوئی اور علمیت کی بہت تعریف کرتے ہیں یہ سنتے ہی حضرت شیر بیشہ سنت رونے لگے میں کہا مولانا آپ کو تو خوش ہونا چاہیئے کہ آپ کے مخالف آپ کا لوہا مان گئے اور آپ کا علم ان کو بھی تسلیم ہے اور یہ خبر لانے والے لغو گو نہیں بلکہ آپ کے محبوب ومخلص ہیں یہ تو خوشی کا موقعہ ہے رونا کیسا! آپ نے فرمایا میں ہرگز نہیں چاہتا

کہ جو شخص میرے آقا رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کا بے ادب اور گستاخ ہو اس کے دل میں میری کوئی جگہ ہو میں نہیں چاہتا کہ ایسا بے ادب اپنے دل میں میری تعظیم رکھے اور وہ میری تعریف کرے۔ (سوانح شیر بیشہ سنت)

آخری معروضات

میں نے یہ مختصر سی کتاب اس لئے ترتیب دی ہے کہ سیدھے سادھے اور بھولے بھالے مسلمان جو خدا اور رسول جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخوں کی ظاہری حلیئے اور رکھ رکھاؤ نیز بناوٹی تقوے اور لمبی داڑھی جبینوں کے گھٹے اور لمبا کرتے دیکھکر ان کے ہمراہ جاتے ہیں ان کی اصلاح ہو جائے اور وہ ظاہر پر نہ جائیں بلکہ سب سے پہلے عقیدہ اور ایمان دیکھیں اگر شان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں ذرا بھی بے ادبی اور گستاخی دیکھیں تو خدا را ان سے کوئی تعلق نہ رکھیں آقائے نعمت حضور سیدی سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز نے اپنے وصال مبارک سے چند لمحے پہلے جو وصیت فرمائی تھی اسے دل کے کان سے سنیں اور اسی پر عمل کریں فرماتے ہیں۔

اے لوگو تم پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑیں ہو اور بھڑیئے تمہارے چاروں طرف ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکائیں تمہٰں فتنہ میں ڈالدیں تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں ان سے بچو اور دور بھاگو دیوبندی، دہابی، رافضی، قادیانی، چکڑالوی سب فرقے بھڑیئے ہیں تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں ان کے حملوں سے ایمان کو بچاؤ اللہ ورسول جل جلالہ

وصلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت ان کی تعظیم اور ان کے دوستوں کی محبت اور ان کی تکریم اور انکے دشمنوں سے سچی عداوت جس سے اللہ و رسول جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ جس کو بارگاہ رسالت میں گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو اپنے اندر سے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو لہذا اے سنی مسلمانوں آج سے ان گستاخوں ، بے ادبوں اور بدمذہبوں سے کسی طرح کا میل جول ان سے رفاقت ان سے محبت والفت ختم کردو خود بھی ان کی صحبت سے بچو اور اپنی اولاد اور گھر کی خواتین کو بھی ان سے بچنے کی نصیحت کرو اسی میں خدا اور سول کی رضا ہے۔ (وصایا شریف)

شہر محبت مدینہ منورہ

الحمدللہ ! اس مبارک کتاب کی تکمیل اللہ رب العزت جل وعلیٰ کے محبوب پاک سید عالم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس بارگاہ مدینۃ المنورۃ کی پاکیزہ اور مقدس سرزمین پر کر رہا ہوں وہ مقدس شہر مدینہ جس کیلئے حضرت شیخ محقق شاہ عبد الحق دہلوی علیہ الرحمہ (۹۵۸ھ ۱۰۵۲ھ) اپنی مقدس تصنیف "جذب القلوب الیٰ دیار المحبوب" میں تحریر فرماتے ہیں۔

سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو اس شہر پاک کی اقامت پر ترغیب وتحریص دی ہے اور اسی شہر پاک میں موت کو پسند فرمایا ہے ارشاد فرمایا ہے

کہ جو شخص مدینہ میں انتقال کرے اس کیلئے میں قیامت کے دن شفیع ہوں گا دوسری روایت میں ہے کہ جو شخص مدینہ میں مرنے کی طاقت رکھتا ہے تو اس کو چاہیئے کہ اسی جگہ مرے وہ شرف شفاعت اور میری شہادت باسعادت سے مشرف ہوگا ایک اور روایت میں ہے کہ میری امت میں سب سے پہلے جو لوگ میری شفاعت کے شرف کو حاصل کریں گے وہ اہل مدینہ ہیں اس کے بعد اہل مکہ، اس کے بعد اہل طائف محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے ہیں کہ آپ کا سفر آخرت اسی شہر مکرم میں ہو اور اسی طرح آپ کے اصحاب اور متبعین رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی۔ رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے ہیں اے خدا میری موت مکہ میں مت کر اور میری روح سوائے مدینہ کے مت نکال۔ ایک اور حدیث پاک میں ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ روئے زمین پر مدینہ منورہ کے سوا کوئی قطعہ زمین ایسا نہیں کہ جس میں میں اپنی قبر کو پسند کروں یہی وجہ ہے کہ امیر المومنین حضرت سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ بھی اکثر دعا کیا کرتے تھے "اللھم ارزقنی شھادۃ فی سبیلک واجعل موتی فی بلد رسولک" اے خدا اپنی راہ میں مجھے شہادت نصیب کر اور اپنے محبوب کے شہر پاک میں مجھے موت عطا فرما عاشق رسول حضرت سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ نے سوائے ایک مرتبہ کے حج نہیں ادا کیا جب فرض حج ادا کر چکے تو دوبارہ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ اس لئے نہیں گئے کہ مدینہ منورہ کے بجائے کہیں دوسری جگہ موت نہ آجائے مدت العمر شہر محبوب میں رہے یہیں وصال ہوا اور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس قدموں میں دنیا کے سب سے مقدس

قبرستان جنت البقیع شریف میں ہمیشہ کیلئے محو خواب ہیں۔

الحمدللہ! آج بھی اہل مدینہ اور ساری دنیا کے مسلمان سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت وعقیدت رکھتے ہیں نجدی حکومت کے ہزاروں ممانعت اور رکاوٹوں کے باوجود دنیا بھر کے مسلمان مکہ مکرمہ، جنت المعلیٰ، مقام مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم، غار حراء، غار ثور، اور مدینہ منورہ طیبہ میں بارگاہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، جنت البقیع شریف، وغیرہ مقدس مقامات پر اپنی والہانہ عقیدت ووارفتگی، جذبہ عشق کا اظہار، آہوں، ہچکیوں، اور آنسوؤں کے ساتھ کرتے ہیں جسے دیکھکر ایمان تازہ ہوجاتا ہے دلی دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس قدموں میں موت عطا فرمائے۔ آمین

بجاہ حبیبہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

گدائے شیر رضا

عبدالمصطفیٰ صدیقی، قادری، برکاتی، رضوی، ضیائی، حشمتی

خادم دارالعلوم مخدومیہ ردولی شریف

۶ / محرم الحرام شریف ۱۴۱۸ھ

وارد حال مدینہ منورہ